احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

روزنامہ

CPL 61

الفضل ربوہ

PH: 0092 4524 213029

ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان

جمعہ 17- دسمبر 1999ء - 8 رمضان 1420 ہجری- 17-فتح 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 287

رمضان- گناہوں کا کفارہ

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا پانچ نمازیں اور ایک جمعہ اگلے جمعہ تک اور ایک رمضان اگلے رمضان تک کے گناہوں کا کفارہ ہوتے ہیں بشرطیکہ انسان کبائر سے بچے

(صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب فضل الوضوء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

صلوٰۃ کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ اس کے بعد روزے کی عبادت ہے۔ افسوس ہے کہ اس زمانہ میں بعض (-) ایسے بھی ہیں جو کہ ان عبادات میں ترمیم کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اندھے ہیں اور خدا تعالیٰ کی حکمت کاملہ سے آگاہ نہیں ہیں۔ تزکیہ نفس کے واسطے یہ عبادات لازمی پڑی ہوئی ہیں۔ یہ لوگ جس عالم میں داخل نہیں ہوئے اس کے معاملات میں بیہودہ دخل دیتے ہیں اور جس ملک کی انہوں نے سیر نہیں کی اس کی اصلاح کے واسطے جھوٹی تجویزیں پیش کرتے ہیں۔ ان کی عمریں دنیوی دھندوں میں گذرتی ہیں۔ دینی معاملات کی ان کو کچھ خبر ہی نہیں۔ کم کھانا اور بھوک برداشت کرنا بھی تزکیہ نفس کے واسطے ضروری ہے اس سے کشفی طاقت بڑھتی ہے انسان صرف روٹی سے نہیں جیتا بالکل ابدی زندگی کا خیال چھوڑ دینا اپنے اوپر قہر الٰہی کا نازل کرنا ہے مگر روزہ دار کو خیال رکھنا چاہئے کہ روزے سے صرف یہ مطلب نہیں کہ انسان بھوکا رہے بلکہ خدا کے ذکر میں بہت مشغول رہنا چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان شریف میں بہت عبادت کرتے تھے۔ ان ایام میں کھانے پینے کے خیالات سے فارغ ہو کر اور ان ضرورتوں سے انقطاع کر کے تبتل الی اللہ حاصل کرنا چاہئے۔ بدنصیب ہے وہ شخص جس کو جسمانی روٹی ملی مگر اس نے روحانی روٹی کی پروا نہیں کی۔ جسمانی روٹی سے جسم کو قوت ملتی ہے ایسا ہی روحانی روٹی روح کو قائم رکھتی ہے اور اس سے روحانی قویٰ تیز ہوتے ہیں۔ خدا سے فیضیاب ہونا چاہو کہ تمام دروازے اس کی توفیق سے کھلتے ہیں۔

(تقاریر جلسہ سالانہ 1906ء ص 21-20)

دین اور دنیا بھی سنور جائے گی

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"جو بھی اس تحریک کے نتیجے میں مالی قربانی کریں گے ان کا بھلا ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی تمام بہبود اس بات سے وابستہ ہو جائے گی کہ وہ خدا کی راہ میں خرچ کر رہے ہیں۔ دین بھی سنور جائے گا اور دنیا بھی سنور جائے گی۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 22- مئی 98ء)

وقف جدید کا مالی سال ختم ہونے میں چند دن باقی ہیں آپ اپنی استطاعت کے مطابق چندہ وقف جدید ادا کر کے اپنے امام کی دعاؤں کے مستحق بنیں۔ (ناظم مال وقف جدید)

ناظمین اطفال متوجہ ہوں

○ ان دنوں ہم رمضان کے بابرکت مہینہ میں سے گذر رہے ہیں اور رمضان ہمیں ایثار، قربانی اور ہمدردی مخلوق کا درس دیتا ہے۔ ناظمین اطفال و منتظمین خدمت خلق سے التماس ہے کہ وہ اپنی مجالس میں اس ماہ خاص طور پر غریب نادار اور مریضوں کی خدمت کا اہتمام کریں۔ سحری اور افطاری کے لئے انہیں ضروری اشیاء فراہم کریں۔ رمضان کے دوران عیدالفطر سے قبل اپنی مجالس کے لوگوں سے عطیات اکٹھے کریں اور غریبوں اور ضرورت مندوں میں بروقت تقسیم کریں۔

یہ عطیات نقدی، نئے کپڑے۔ جوتے۔ کھانے پینے کی اشیاء مثلاً سویاں، چینی، گھی وغیرہ کی صورت میں وصول کریں۔ اور تحائف کی صورت میں مناسب پیکنگ کر کے پیش کئے جائیں اور اخفا کے پہلو کو بھی مدنظر رکھا جائے۔ یاد رکھیں کہ اگر ایک گھر بھی ایسا ہو جو عید کی خوشیوں سے محروم ہو تو ہماری عید کی خوشیاں مکمل نہیں ہو سکتیں۔ سیکرٹری خدمت خلق

مجلس اطفال الاحمدیہ۔ پاکستان

رمضان میں اپنی راتوں کو اسیران راہ مولا کیلئے وقف کریں کہ خدا کی تقدیر حرکت میں آجائے

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 87

مہمان نوازی

ایمان افروز روایت حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالوی (ولادت 20- مئی 1881ء وفات 3- مئی 1952ء)

"ایک مہمان نے آکر کہا کہ بستر ہ نہیں ہے حضرت صاحب نے حافظ حامد علی (خادم مہمان خانہ) کو کہا کہ لحاف اس کو دے دو حافظ حامد علی صاحب نے کہا کہ بہت سے لحاف اسی طرح چوری ہو گئے ہیں یہ شخص بھی لحاف لے جاوے گا اس پر حضرت نے فرمایا:-

"اگر یہ لحاف لے گیا تو اس کا گناہ ہو گا اور اگر بغیر لحاف کے سردی سے مر گیا ہمارا گناہ ہو گا"

(الحکم 21- اگست 1934ء صفحہ 3)

ایک شکایت کا لطیف جواب

ایک دفعہ لنگر کی روٹیاں چرانے کی شکایت ہوئی حضرت مسیح موعود نے فرمایا یہ ایک روٹی کے واسطے دو دفعہ جہنم میں غوطہ لگاتا ہے۔

(الحکم 21- اگست 34ء)

تصنیف کے لئے مبارک دستور

حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب کا بیان ہے کہ:-

"حضرت صاحب تصنیف کے وقت کوئی مطالعہ اور نوٹ وغیرہ نہیں کیا کرتے تھے بلکہ اپنی کتابیں بھی نہیں دیکھتے تھے البتہ

ایک دفعہ سارا قرآن پڑھ لیا کرتے تھے"

(الحکم 21- اگست 34ء)

انگریزی دانوں کے لئے خدمت دین کا سنہری موقع

حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب مزید تحریر فرماتے ہیں:-

"حضرت صاحب نے انگریزی بھی پڑھنی شروع کی تھی- انجیل پر شروع کی تھی- دو باب میں نے اپنے حصہ میں لئے- مرزا ایوب بیگ صاحب نے بھی لئے- میں نے دعا کے بعد لاہور سے دو انجیلیں لیں- خوشخط لکھ کر ان کے ہجا کئے- آگے ترجمہ کیا- وہ کاپی میں نے دکھائی- آپ خوش ہوئے اور دوسروں کو روک دیا آخر میں فرمایا

"مفتی صاحب اب میں چھوڑتا ہوں یہ تو اب آپ لوگوں کے واسطے کام رہنا چاہئے"

(ایضاً صفحہ 4)

راقم الحروف یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہے کہ یہاں حضرت مرزا ایوب بیگ صاحب کا نام سہواً لکھا گیا ہے مراد ان کے بھائی مرزا یعقوب بیگ ہیں کیونکہ حضرت مولوی صاحب قادیان میں پہلی بار اپنی تحریری بیعت (9- فروری 1901ء) کے بعد تشریف لائے اور حضرت مرزا ایوب بیگ صاحب اس سے کئی ماہ پیشتر 28- اپریل 1900ء کو انتقال کر چکے تھے (رفقاء احمد جلد 1 صفحہ 91- رفقاء احمد جلد 7 ص 182 مولفہ ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قادیان دارالامان)

بہرکیف جماعت کا انگریزی دان طبقہ بہت خوش نصیب ہیں کہ خدمت دین کا ایک نہایت مبارک عالمی محاذ مسیح موعود نے خود ان کے سپرد فرما رکھا ہے۔

بکو شیدائے جواناں تا بہ دیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

بمفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسماں ست ایں بہر حالت شود پیدا

(درثمین فارسی)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان

○ سیکرٹریان تعلیم کے مفوضہ فرائض میں یہ کام بھی شامل ہیں۔

1- اس بات کی خاص نگرانی کی جائے کہ ہر احمدی لڑکا یا لڑکی میٹرک تک ضرور تعلیم حاصل کرے۔

2- ہر جماعتی لیول پر چند احباب پر تعلیمی کمیٹی قائم ہو جو اپنی جماعت کے طلبہ کے جملہ مسائل حل کرے۔ طلباء کے سلسلہ میں خدام الاحمدیہ سے تعاون حاصل کرے اور طالبات کے سلسلہ میں لجنہ اماء اللہ سے مدد لی جائے۔

3- نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے الفضل میں شائع ہونے والے اعلانات کا اپنے پاس ریکارڈ رکھیں نیز سینٹرز پر بھی آویزاں کئے جائیں تاکہ بھرپور طریق پر طلباء و طالبات ان سے استفادہ کر سکیں۔

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بحضور حضرت سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

پرندے سن کے جنہیں گھونسلوں سے نکلے تھے
وہ لفظ کیا تھے جو تیرے لبوں سے نکلے تھے

یہ کائنات ترے واسطے ظہور ہوئی
تمام عکس ترے آئینوں سے نکلے تھے

اک اور رنگ میں انساں کو تو نے دیکھا تھا
یہ ایسے خواب تھے جو رتجگوں سے نکلے تھے

یہ ساری روشنی غارِ حرا سے آئی تھی
یہ سب نگینے انہی پتھروں سے نکلے تھے

جہاں میں تیرے ہی سینے کی روشنی پھیلی
مہ و نجوم ترے روزنوں سے نکلے تھے

نہ کوئی رنگ رہا اور نسب نہ ذات کوئی
یہ سارے کِبر کے کیڑے سروں سے نکلے تھے

محال قعرِ مذلت سے تھا نکل جانا
یہاں سے لوگ ترے معجزوں سے نکلے تھے

اسی مہک کا فضاؤں میں ہے نشہ اب تک
سفید پھول کبھی معبدوں سے نکلے تھے

وہ دو وجود تھے اور اک زمانہ دشمن تھا
عجیب وقت تھا جب وہ گھروں سے نکلے تھے

سلگتی دھوپ میں سائے نثار کرنے کو
فلک سے ابر، شجر راستوں سے نکلے تھے

انہوں نے جان بھی اور گھر بھی بخش دینے تھے
جو جاں بچانے کی خاطر گھروں سے نکلے تھے!!

اکرم محمود

پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد- مطبع ضیاء الاسلام پریس- مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان کا مہینہ نفس کو پاک کرنے کے لئے خاص اثر رکھتا ہے

جماعت کے احباب اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں

از حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

رمضان کا مبارک مہینہ قریب آرہا ہے۔ بلکہ شاید اس مضمون کے شائع ہونے تک وہ شروع ہو چکا ہو۔ یہ مہینہ جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ یک خاص مبارک مہینہ ہے۔ جس کے متعلق اللہ تعالٰی فرماتا ہے۔ میں اس مہینہ میں اپنے بندوں کے بہت زیادہ قریب ہو جاتا ہوں۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ اس مہینے میں خصوصیت سے عبادت اور ذکر الٰہی پر زور دیا جاتا ہے۔ کیونکہ علاوہ روزوں کے جو خود اپنے اندر ایک نہایت درجہ مبارک عبادت کا رنگ رکھتے ہیں۔ رمضان کے مہینہ میں نوافل اور قرآن خوانی۔ اور دعاؤں اور دیگر رنگ میں ذکر الٰہی پر خاص زور دیا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے اس مہینے کو اللہ تعالٰی کی نظر میں بہت بڑی برکت اور فضیلت حاصل ہے۔

پس سب سے پہلے تو میں احباب سے یہ تحریک کرنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ اس مہینے کی حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اور اس حقیقت کو سمجھ کر ان مبارک ایام کو اس رنگ میں گزاریں جس رنگ میں کہ اللہ تعالٰی اور اس کے رسول کا منشاء ہے۔ کہ انہیں گزارا جائے۔ یعنی

اول سوائے اس کے کہ کسی شخص کو کوئی شرعی عذر ہو۔ سارے مہینے کے روزے پورے کئے جائیں اور روزہ رکھنے میں روزے کی اس مبارک حقیقت کو مدنظر رکھا جائے۔ جو دین نے بیان کی ہے۔ تاکہ روزہ صرف بھوکے اور پیاسے رہنے تک محدود نہ ہو۔ بلکہ ایک زندہ روحانی حقیقت اختیار کرے۔

دوسرے یہ کہ رمضان کے مہینے میں تراویح کی نماز کو بالالتزام ادا کیا جائے۔ جس کے لئے بہتر وقت تو سحری کا ہے۔ مگر بطریق تنزل نماز عشاء کے بعد بھی وہ ادا کی جاسکتی ہے۔

تیسرے یہ کہ اس مہینے میں تلاوت قرآن مجید پر خاص زور دیا جائے۔ اور اس بات کی خاص کوشش کی جائے۔ کہ کم از کم ایک دور گھر پر مکمل ہو جائے۔

چوتھے یہ کہ رمضان کے مہینے میں دعاؤں پر خاص طور پر زور دیا جائے۔ دعا علاوہ ایک اعلیٰ درجہ کی عبادت ہونے کے حصول مطالب کے لئے بھی ایک بہترین ذریعہ ہے دعاؤں میں سب سے مقدم احمدیت کی ترقی کے سوال کو رکھنا چاہئے۔ اس کے بعد ذاتی دعائیں بھی کی جائیں۔

پنجم یہ کہ اس مہینے میں خاص طور پر صدقہ و خیرات پر زور دینا چاہئے۔ کیونکہ صدقہ و خیرات کو ردِّ بلا اور حصول ترقیات میں بہت بڑا دخل حاصل ہے۔

میں امید کرتا ہوں۔ کہ اگر ہمارے دوست رمضان کے مبارک مہینے میں مندرجہ بالا پانچ باتوں کا خیال رکھیں۔ اور رسم کے طور پر نہیں بلکہ دل کے اخلاص اور خشوع کے ساتھ ان باتوں کو اختیار کریں۔ تو وہ انشاء اللہ تعالٰی عظیم الشان روحانی فوائد سے متمتع ہو سکتے ہیں۔

ایک کمزوری دور کرنے کا عہد

اس کے علاوہ میں اس سال پھر وہ تحریک کرنا چاہتا ہوں۔ جو میں بعض گزشتہ سالوں میں کرتا رہا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ہمارے دوست اس رمضان کے مہینے میں اپنی کسی ایک کمزوری کو مدنظر رکھ کر اسے دور کرنے اور اس سے مجتنب رہنے کا خدا کے ساتھ پختہ عہد باندھیں۔ تاکہ جب رمضان ختم ہو۔ تو وہ کم از کم اپنے ایک نقص سے کلی طور پر پاک ہو چکے ہوں۔

یہ تحریک حضرت مسیح موعود نے فرمائی تھی۔ اور خدا کے فضل سے تطہیر نفس کے لئے بہت مفید اور بابرکت ہے۔

چونکہ بعض دوست اپنے نفس کے محاسبہ کی عادت نہیں رکھتے۔ اور اپنے اندر کمزوریاں رکھتے ہوئے بھی ان کی توجہ اس بات کی طرف مبذول نہیں ہوتی۔ کہ ہمارے اندر کیا کیا کمزوریاں ہیں۔ جنہیں ہمیں دور کرنا چاہئے اس لئے ایسے دوستوں کی رہنمائی کے لئے ایک مختصر فہرست ذیل میں ان کمزوریوں کی درج کی جاتی ہے۔ جو آج کل عام طور پر لوگوں میں پائی جاتی ہیں۔ ہمارے دوستوں کو چاہئے۔ کہ اپنے نفسوں کا محاسبہ کر کے ان کمزوریوں میں سے جو کمزوریاں ان میں پائی جاتی ہوں۔ ان میں سے کسی ایک کو چن کر اس کے متعلق اپنے دل میں خدا تعالٰی کے ساتھ پختہ عہد باندھیں۔ کہ وہ اس کے فضل اور توفیق کے ساتھ آئندہ اس کمزوری سے کلی طور پر مجتنب رہیں گے۔

کمزوریوں کی فہرست درج ذیل ہے۔

1۔ فرض نماز میں سستی

2۔ نماز باجماعت میں سستی

3۔ امام الصلوۃ سے کسی بات پر لڑ کر اس کے پیچھے نماز ترک کر دینا۔

4۔ نماز کے لئے طہارت وغیرہ کے معاملہ میں بے احتیاطی کرنا۔

5۔ سنت نماز کی ادائیگی میں سستی

6۔ تہجد کی نماز میں سستی

7۔ روزہ رکھنے میں سستی، یعنی بغیر واجبی عذر کے یونہی کسی بہانے پر روزہ ترک کر دینا۔

8۔ جو روزے کسی عذر پر چھوڑے جائیں۔ بعد میں ان کو پورا کرنے یا فدیہ دینے میں سستی

9۔ صاحب نصاب ہونے کے باوجود زکوۃ ادا کرنے میں سستی

10۔ اس بات کی تحقیق اور جستجو کرنے میں سستی کہ آیا میں صاحب نصاب ہوں یا نہیں۔

11۔ جماعت کے مقررہ چندوں کو شرح کے مطابق ادا کرنے میں سستی

12۔ جماعت کے چندوں کو باقاعدہ بروقت ادا کرنے میں سستی

13۔ وصیت کی طاقت رکھنے کے باوجود وصیت کرنے میں سستی

14۔ یہ جانتے ہوئے کہ میرے مرنے کے بعد وصیت کی ادائیگی میں تنازع پیدا ہو سکتا ہے۔ اپنی زندگی میں وصیت ادا کر دینے یا اس کی ادائیگی کا پختہ انتظام کر دینے میں سستی۔

15۔ باوجود اس بات کی طاقت رکھنے کے وصیت کا اعلیٰ درجہ اختیار کرنے میں سستی۔

16۔ دعوت الی اللہ کا فرض ادا کرنے میں سستی۔

17۔ اپنے اہل و عیال اور ہمسایوں اور دوستوں کی تربیت کی طرف خاطر خواہ توجہ دینے میں سستی۔

18۔ اپنے گھر میں درس قرآن کریم یا درس کتب حضرت مسیح موعود کے جاری کرنے یا جاری رکھنے میں سستی۔

19۔ اپنے بچوں کو نماز کی عادت ڈالنے اور اپنے ساتھ بیت الذکر میں لانے میں سستی۔

20۔ مقامی جماعت کے کاموں میں خاطر خواہ حصہ اور دلچسپی لینے میں سستی

21۔ مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی خاطر خواہ اطاعت کرنے میں بے پروائی اور بے احتیاطی

22۔ باوجود طاقت رکھنے کے مرکز میں بار بار آنے اور خلافت اور مرکز کے فیوض سے مستفیض ہونے میں سستی

23۔ باوجود طاقت رکھنے کے الفضل اور دیگر مرکزی اخبارات و رسائل منگوانے میں سستی۔

24۔ فتنہ پردازوں اور منافق طبع لوگوں سے فتنہ اور نفاق کی باتیں سننے کے باوجود ان کے متعلق رپورٹ کرنے کے معاملہ میں سستی اور بے پروائی یا لحاظ داری۔

25۔ رشتہ داری یا دوستی وغیرہ کی وجہ سے سچی شہادت دینے میں تامل کرنا

26۔ جھوٹ بولنا

27۔ دوسروں پر جھوٹے افترا باندھنا

28۔ بیکاری یعنی باوجود اس کے کہ کام کی ہمت اور اہلیت ہو۔ اس خیال سے کہ فلاں کام ہماری شان کے خلاف ہے۔ یا اس میں معاوضہ کم ملتا ہے۔ اپنے مفید اوقات کو بیکاری میں ضائع کر دینا۔

29۔ باوجود فارغ وقت رکھنے کے اور اپنی خدمات کو آنریری طور پر سلسلہ کے لئے پیش کر دینے کے قابل ہونے کے بیکاری میں وقت گزارنا۔

30۔ بدنظری

31۔ انسانی قوت کا غلط استعمال

32۔ پردے کی حدود کو توڑنا

33۔ بدمعاملگی یعنی کسی سے روپیہ لے کر یا کوئی چیز لے کر روپیہ یا چیز کی قیمت وقت پر ادا نہ کرنا۔ اور کمزور اور جھوٹے عذروں پر ادائیگی کو ٹالتے جانا۔

34۔ بدزبانی یعنی غصہ میں آکر خلاف تہذیب اور خلاف اخلاق الفاظ استعمال کرنا۔

35۔ حقہ نوشی۔ یا سگریٹ نوشی

36۔ تمباکو کے دیگر ضرر رساں استعمالات یعنی پان میں تمباکو کھانا یا نسوار استعمال کرنا وغیرہ

37۔ موجودہ تہذیب سے متاثر ہو کر دینی شعار کے خلاف داڑھی منڈانا

38۔ حضرت مسیح موعود کی تعلیم کے خلاف رشتہ کرنا

39۔ مرکز کی اجازت کے بغیر (۔) رشتہ لینا

40۔ سلسلہ کی تعلیم کے خلاف جنازہ پڑھنا

41۔ باوجود حج کی طاقت رکھنے اور دیگر شرائط کے پورا ہونے کے حج میں سستی کرنا۔

42۔ ماں باپ کی خدمت اور فرمانبرداری میں سستی کرنا

43۔ بیوی کے ساتھ بدسلوکی اور سختی سے پیش آنا یا عورت کی صورت میں خاوند کے ساتھ بدسلوکی اور تمرد سے پیش آنا۔ اور خاوند کی خدمت میں سستی کرنا۔

44۔ رشوت لینا

45۔ رشوت دینا

46۔ فرائض منصبی کے ادا کرنے میں بددیانتی یا سستی کرنا

47۔ شراب پینا یا دیگر منشی اشیاء کا استعمال کرنا

48۔ سود لینا یا دینا

اس زمانہ میں سود کے معاملہ میں بہت غلط فہمیاں پیدا کی جارہی ہیں۔ اور جھوٹے بہانوں کی آڑ میں ایسے لین دین کو جائز قرار دیا جارہا ہے۔ جو حقیقتاً سود کا رنگ رکھتا ہے۔

49۔ یتامٰی کے مال میں خیانت یا بے جا تصرف کرنا

50۔ یتیموں کی پرورش میں سستی یا بے احتیاطی کرنا

51۔ نوکروں کے ساتھ ناواجب سختی اور ظلم سے پیش آنا

52۔ مقدمہ بازی کی عادت یعنی بات بات پر مقدمہ کھڑا کر دینے کی عادت یا دیگر بہتر ذرائع سے فیصلہ کا رستہ کھلا ہونے کے باوجود مقدمہ کا طریق اختیار کرنا

53۔ سستی اور کاہلی یعنی اپنے وقت کی قیمت کو نہ پہچانتے ہوئے اپنے کام میں سستی اور کاہلی کا طریق اختیار کرنا

54۔ فضول خرچی یعنی اپنی آمد سے اپنے خرچ کو بڑھا لینا

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احسان اللہ دانش صاحب

حضرت قاضی عبدالرحیم صاحب رفیق حضرت مسیح موعود

ولادت اور بیعت

آپ حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب کے بیٹے تھے 23 جون 1881ء میں بمقام قاضی کوٹ ضلع گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔ آپ ابھی پونے آٹھ سال کے تھے جب حضرت قاضی صاحب حضور کی بیعت سے مشرف ہوئے۔ اس طرح آپ گویا اپنے والد ماجد کی بیعت کے طفیل ہی بیعت میں داخل ہو گئے۔

تین سو تیرہ رفقاء میں شمولیت

ابھی آپ ساڑھے پندرہ سال کے تھے کہ اپنے والد گرامی حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب کے تقویٰ و طہارت کے باعث خود بھی ان کے ہمراہ 313 رفقاء میں شمار ہوئے۔ حضرت اقدس کی کتاب انجام آتھم میں آپ کا نمبر 145 درج ہے۔

(رفقائے احمد جلد ششم ص620 از ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے پبلشر رفقاء احمد بک ڈپو قادیان 1909ء)

قادیان ہجرت

حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب جون 1901ء میں ہجرت کر کے قادیان آ چکے تھے چنانچہ آپ بھی اپنے والد گرامی کے پیچھے پیچھے ستمبر 1901ء میں قادیان تشریف لے آئے۔

قادیان میں رہائش اور ذریعہ معاش

قادیان میں وجوہ معاش نہایت قلیل تھے۔ حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب جلد سازی کرتے معمولی سی دوکان تھی پہلے محرر مقرر ہوئے تھے مگر اب یہ آسامی آپ کے صاحبزادہ حضرت قاضی عبدالرحیم صاحب سنبھال چکے تھے۔ آپ کی ابتدائی تنخواہ سات روپے تھی مگر آپ اس پر قانع تھے کہ اس طرح دیار حبیب میں قیام کا موقعہ ملتا ہے۔ چنانچہ اس تعیناتی کے چند روز بعد اکتوبر 1901ء میں آپ کے پھوپھی زاد اور بہنوئی قاضی نظیر حسین کی طرف سے کارڈ ملا جس میں لکھا تھا کہ اپنے سرٹیفکیٹ بھجوا دو تاکہ سفارش کر کے تمہارے لئے کوئی اچھی آسامی ڈھونڈی جائے یہ کیا ہے سات روپے کی نوکری۔ آپ اپنی ڈائری میں اس کا جواب یہ لکھتے ہیں کہ۔

جزاھم اللہ۔ لیکن میرے خیال میں یہ نوکری اور جگہ دوسری جگہ کے پچاس سے بہتر ہے۔

(حوالہ مذکورہ ص63)

چنانچہ اس کے بعد کے حالات آپ ہی کے الفاظ میں پیش کرتا ہوں آپ نے مورخہ 30 جولائی 1951ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں تحریر کیا۔

"یہ خاکسار حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں قادیان میں محرر تھا اور اس ملازمت کو نعمت غیر مترقبہ خیال کرتا تھا۔ اس وقت حضور سکول میں مع برادران پڑھتے تھے لیکن ایک سال کے بعد بوجہ عدم گنجائش محرر کی آسامی تخفیف ہونے پر مجھے سبکدوش ہونا پڑا بعدہ دو تین سال کچھ تجارت اور کچھ فرمہ شگنی اور ریویو آف ریلیجنز کی سلائی اور کٹائی کر کے گزارہ کیا اس کام میں میری اہلیہ شریک کار تھیں۔ خدا تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ ایسی تنگی اور تنگ گزران کے وقت دل خوش اور اطمینان سے لبریز رہتا تھا اس وقت میں خیال کیا کرتا تھا کہ اس مسیح کے قدموں میں دن گزار رہا ہوں۔

"رہ تکتے تکتے جن کی کروڑوں ہی مر گئے"

پھر بادل ناخواستہ حضور کے مشورہ سے خاکسار کو باہر (جموں) جانا پڑ گیا لیکن جتنی مدت باہر رہا۔ میرے دل میں ایک جلن حضرت مسیح موعود کی جدائی کی لگی رہتی تھی۔ آخر میں نے درخواست دی کہ محکمہ تعمیر میں اگر چپڑاسی کی جگہ مل جائے تو مجھے جگہ دی جائے وہ درخواست اب تک میرے پاس محفوظ ہے میں اللہ سے فریاد کرتا رہتا کہ اگر پھر مجھے قادیان جانا نصیب ہوا تو میں خواہ بھوکا ہی رہوں نکلنے کا نام نہ لوں گا۔ یہ ایک قسم کا عہد تھا جو میں نے اللہ تعالیٰ سے کر رکھا تھا۔ اور میں انجمن کی ملازمت چھوٹنے کے بعد مدت تک سخت مالی تنگی میں بمتلا رہ کر بھی اس پر قائم رہا۔

(ص65، 66)

فسادات کے وقت جانثاری اور بہادری کے نمونے

فسادات کے وقت بابا کھڑک سنگھ جب ایک بڑی نفری سکھوں کی لے کر قادیان کے گردونواح میں آ بسا تھا اور بآواز بلند یہ دعویٰ کرتا تھا کہ قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے اس وقت حضرت قاضی عبدالرحیم صاحب کے سپرد حضرت مسیح موعود کی قبر کی حفاظت تھی چنانچہ آپ نے حضرت اقدس کی قبر کے گرد چار دیواری بنوا کر چھت ڈال دی۔

(ص68)

اوپر بیان کردہ واقعات سے حضرت قاضی صاحب کی سیرت کے بہت سے پہلوؤں پر روشنی پڑتی ہے۔ حضرت اقدس کی ذات سے عشق قناعت، صبر، حلم، بہادری، بے غرضی، اور بہت سے پہلو۔ 1947ء کے خونیں دور میں بھی قادیان رہے حالانکہ اس دور میں آپ کو باہر سے اچھی ملازمتیں مل رہی تھیں اور قادیان میں ملازمت میں تخفیف ہو گئی تھی پھر مولوی محمد علی صاحب کی طرف سے پے در پے پیغامات آنے شروع ہو گئے تھے مگر خدا نے آپ کے پائے استقلال میں لغزش نہ آنے دی۔

خدمت سلسلہ

جب حضرت قاضی عبدالرحیم صاحب کو باعث صد مجبوری قادیان سے باہر جموں ذریعہ معاش کے لئے جانا پڑا تو دل حضرت اقدس کی جدائی میں دن رات تڑپتا تھا۔ مگر کوئی صورت نظر نہیں آتی تھی۔ نظام پر بوجھ بننا بھی گوارا نہیں تھا۔ کتابت سیکھی کہ شائد سلسلہ کے لٹریچر کی کتابت کی خدمت کی توفیق مل جائے اور اسی بہانے قادیان میں سکونت کا ایک اور موقعہ مل جائے۔ آخر خدا نے اپنے بندے کو مزید تڑپتا دیکھنا گوارا نہ کیا اور آپ کو اطلاع ملی کہ قادیان میں محکمہ تعمیرات جاری ہونے والا ہے۔ آپ نے جھٹ ملازمت کی درخواست بھیج دی۔ اور آخر آٹھ سال تک مہتمم تعمیرات کام کرنے کا موقع ملا۔ قاضی صاحب اس بارہ میں فرماتے ہیں۔

"میں اپنے ذوق کے مطابق خیال کیا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا سن کر ہی قادیان میں تعمیرات کا سلسلہ شروع کرایا اور یہ میری خوش قسمتی ہے کہ سلسلہ کی سب سے عظیم الشان بنیادی عمارات تعلیم الاسلام ہائی سکول، بورڈنگ ہائی سکول، ملحقہ کوارٹرز، بیت نور، منارۃ المسیح اور بیت اقصیٰ کا وہ حصہ جو ڈاٹوں والی چھت سے مسقف ہے اور نیز اس بیت میں کنوئیں اور پانی کے انتظام کو فرش بیت الذکر کے نیچے لے جانے کی صورت، سب میرے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ نے تعمیر کرائیں۔ نیز بہشتی مقبرہ کے راستہ کا پل جس کا ذکر الوصیت میں ہے اور چاہ بہشتی مقبرہ میری ہی نگرانی میں تعمیر ہوئی۔ اور بالآخر حضرت مسیح موعود کے مزار مبارک کی تعمیر بوقت تدفین کا شرف بھی مجھے ہی ملا اور آٹھ سال تک میں ہی نگران بہشتی مقبرہ رہا۔" (ص72، 73)

خلیفہ اول کی خوشنودی

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے ایک مرتبہ آپ کے کام سے خوش ہو کر یہ چٹھی ارسال فرمائی۔

قاضی صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نلکا! پانی خوب نکلا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر اور اس کے بعد آپ کی محنت پر جزاک اللہ [illegible]ن الجزاء۔ یہ دل سے دعا ہے اللہ تعالیٰ قبول کرے۔

نورالدین

12 جنوری 1914ء ص73

ربوہ میں میٹھا پانی

صرف یہی نہیں بلکہ ربوہ میں میٹھا پانی آپ کے ہی توسط سے نکلا اور اللہ نے حضرت مصلح موعود کے اس الہام کو پورا کرنے کا آپ کو وسیلہ بنایا کہ پاؤں کے میرے نیچے سے پانی بہا دیا۔ اسی طرح بیت مبارک ربوہ کی تعمیر مکمل کرانے کی توفیق ملی۔ اسی طرح صدر انجمن کی بنیادوں کے کام کا معائنہ کر کے ضروری ہدایات دیں۔

حضرت مصلح موعود نے اپنے ایک خطبہ میں حضرت قاضی عبدالرحیم صاحب کے متعلق اس طرح خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

جو کام قاضی صاحب نے کرایا ہے وہ نہایت ہی پائیدار اور روپوں کا کام آنوں میں کرایا ہے اور جب میں کوٹھی دار الحمد کے اندر قدم رکھتا ہوں تو قاضی صاحب کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے۔

(ص75)

اسی طرح حضور اظہار خوشنودی فرماتے رہتے تھے اور آپ پر بہت اعتماد کرتے۔

ان خدمات جن کا ایک مختصر سا خاکہ پیش کیا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا محض فضل تھا کہ اس حیثیت سے جو خدمت کی توفیق آپ کو ملی آپ اس میں منفرد تھے۔

انتقال پر ملال

آخری عمر میں آپ دمہ کی تکلیف میں مبتلا ہو گئے تھے اور اسی عارضہ میں ربوہ میں 29۔ اکتوبر 1953ء کو بعمر 72 سال چار ماہ اس دار فانی سے عالم جاودانی کو انتقال فرما گئے۔

(صفحہ 77)

خدا تعالیٰ کے احسانات کا نمونہ

آپ کو خدا نے دو ہجرتوں کی توفیق عطا فرمائی ایک قاضی کوٹ سے قادیان پھر ربوہ کی طرف دوسری ہجرت۔

حضرت قاضی ظہور الدین اکمل صاحب نے آپ کی وفات پر چند اشعار تحریر فرمائے جن میں آپ کی زندگی کا خاکہ کھینچا ہے۔

پارسا نیک بخت خوش اخلاق
جن کا اخلاص شہرۂ آفاق
قادیاں کی عمارتیں یکسر
انکی نگرانی میں بنیں اکثر
یعنی وسع مکان کا الہام
آپ کے ہاتھوں پا گیا ابرام
آہ ہاتف نے دی صدا اکمل
قاضی عبدالرحیم احمدی چل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر راجہ نصراللہ خان صاحب

حکیم مومن خان مومن

اردو شعروادب میں دلچسپی رکھنے والوں پر یہ بات واضح ہے کہ میر تقی میر کے بعد دہلی کے شعراء میں تین اساتذہ ہوئے ہیں۔1۔ ابراہیم ذوق۔ 2۔ اسداللہ خان غالب۔ 3۔ حکیم مومن خان مومن۔ مختلف اہل ذوق کی پسند اور ترجیح کے مطابق ان تینوں ناموں کی ترتیب بدلتی رہتی ہے۔ لیکن یہ تینوں عظیم الشان سخنور مسلمہ طور پر اردو شاعری کے استاد سمجھے جاتے ہیں۔ ان کے ہم عصروں میں سے نواب شیفتہ اور ماضی قریب کے ناقدین میں سے نیاز فتحپوری ان حضرات میں شامل ہیں جو غزل گوئی کے لحاظ سے مومن کو تمام شعراء سے افضل قرار دیتے ہیں اور ان کی نازک خیالی اور تغزل کو بے مثال جانتے ہیں۔ بہرحال یہ حقیقت ہے کہ مومن خان مومن کی شخصیت اور شاعری میں کچھ ایسے قابل قدر اور دلکش اوصاف موجود ہیں جن کی وجہ سے وہ اپنے ہمعصر شعراء میں منفرد اور ممتاز نظر آتے ہیں۔ اس کا تفصیلی ذکر تو بعد میں ہوگا پہلے مومن خان کا کچھ تعارف پیش کیا جاتا ہے۔

پیدائش اور تعلیم وتربیت

مومن خان 1800ء میں دہلی کے کوچہ چیلاں میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد حکیم غلام علی خان شاہی طبیب اور صاحب جاگیر ہونے کے باعث متمول تھے۔ علاوہ ازیں علم و ادب کی دولت سے بھی مالا مال تھے۔ مولانا محمد حسین آزاد "آب حیات" میں لکھتے ہیں:۔

"شاہ عبدالعزیز خلف الرشید حضرت ولی اللہ شاہ کا مدرسہ وہاں سے بہت قریب تھا۔ ان کے والد کو شاہ صاحب سے کمال عقیدت تھی۔ جب یہ پیدا ہوئے تو حضرت ہی نے آکر کان میں اذان دی اور مومن خان نام رکھا۔"

مومن خان نے ابتدائی تعلیم شاہ عبدالعزیز کے مدرسے میں پائی۔ بعد میں ان کے والد نے انہیں عربی اور فارسی کی تعلیم کے لئے حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمتہ کے چھوٹے صاحبزادے حضرت شاہ عبدالقادر کی خدمت میں بھیج دیا۔ گویا مومن خان کو شروع سے ہی پاکیزہ مذہبی ماحول اور تربیت میسر آئی۔ ڈاکٹر سید محمد عبداللہ نے کلیات مومن' جلد اول (مطبوعہ مجلس ترقی ادب۔ لاہور) کے مقدمہ میں نقل کیا ہے کہ "مومن خان حافظ قرآن بھی تھے۔ آپ نے عربی' فارسی اور علم دین سیکھنے کے بعد اپنے والد سے علم طب پڑھا۔ آپ بہت اچھے طبیب تھے اور ایک عرصہ تک اپنے والد کے مطب میں نسخہ نویسی بھی کرتے رہتے۔ علاوہ ازیں آپ نے علم نجوم و ہیئت میں بھی دلچسپی لی اور اس میں کمال حاصل کیا۔ مولانا آزاد "آب حیات" میں لکھتے ہیں "خان صاحب نے اپنی نجوم دانی کو ایک غزل کے شعر میں نہایت خوبی سے ظاہر کیا ہے۔

ان نصیبوں پر کیا اختر شناس
آسماں بھی ہے ستم ایجاد کیا

جامہ زیبی اور مشاغل

"دہلی کی آخری شمع" میں فرحت اللہ بیگ نے مومن خان کی بڑی عمدہ تصویر کشی کی ہے۔ ملاحظہ فرمایئے:۔

"کشیدہ قامت' سرخ سفید رنگ تھا جس میں سبزی جھلکتی تھی۔ بڑی بڑی روشن آنکھیں' لمبی لمبی پلکیں' کھنچی ہوئی بھنویں' لمبی ستواں ناک' پتلے پتلے ہونٹ' ان پر پان کا لاکھا جما ہوا' مسی آلودہ دانت' ہلکی ہلکی' مونچھیں' خشخشی داڑھی'...... سر پر گھونگر والے لمبے لمبے بال...... بدن پر شربتی ململ کا نیچی چولی کا انگرکھا تھا...... ہاتھ میں پتلا سا خار پشت' پاؤں میں سرخ گلبدن کا پاجامہ..... سر پر گلشن کی بڑی دو پلڑی ٹوپی' اس کے کنارے پر باریک لیس...... غرض یہ کہ نہایت خوش پوش اور جامہ زیب آدمی تھے۔"

"آب حیات" میں لکھا ہے:۔

"ایسی دردناک آواز سے دلپذیر ترنم کے ساتھ پڑھتے تھے کہ مشاعرہ وجد کرتا تھا۔ اللہ اللہ اب تک وہ عالم آنکھوں کے سامنے ہے۔"

ڈاکٹر مسیح الزمان رقمطراز ہیں:۔

"فکر روزگار میں مومن کو کبھی پریشان نہیں ہونا پڑا۔ سلیقے' ذوق اور وضع داری سے خرچ کرتے تھے۔ شطرنج' موسیقی' طب' نجوم سے دلچسپی تھی۔ زیادہ روپے کی ہوس نہ تھی کہ درباروں کا چکر لگاتے۔ شاعری بھی ایک مشغلہ تھا۔"

(مقدمہ "کلیات مومن" مطبوعہ الہ آباد)

مومن کی منفرد شخصیت اور شاعری

حکیم مومن خان مومن قادر الکلام اور بامرام شاعر ہی نہ تھے بلکہ ایسی طرحدار اور باوقار شخصیت کے مالک بھی تھے کہ ان کے حالات پڑھ کر قاری کو ان کے ساتھ ایک قسم کی ارادت پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح ان کے دلفریب اور درد آمیز کلام کو پڑھ کر اس کی جاذبیت اور کسک دل میں محسوس ہونے لگتی ہے۔

وضعداری

مومن نہایت ہی وضعدار شخص تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں آسودہ حالی اور خوش خصالی سے نوازا تھا۔ وہ بڑے رکھ رکھاؤ کی زندگی بسر کرتے تھے۔ فرحت اللہ بیگ کے مطابق جو کپڑے کا تاجر دلی میں آتا وہ مومن خان کے یہاں ضرور جاتا کیونکہ سب کو معلوم تھا کہ اگر کوئی تھان پسند آگیا تو پھر قیمت کی بحث نہ ہوگی۔ مومن خان ہر ایک سے تواضع اور متانت سے پیش آتے۔ سائل کو خالی ہاتھ بھیجنا ان کو کبھی منظور نہیں ہوا۔

وہ اصول کے پکے اور اخلاص کے سچے تھے۔ چونکہ شاہ عبدالعزیز سے قلبی عقیدت تھی اس لئے ایک بار اپنے ایک دوست آرزو سے شاہ صاحب کی شان میں گستاخی کی وجہ سے آزردگی پیدا ہو گئی۔ آپ نے آرزو سے قطع تعلق کرلیا اور یہ شعر کہا۔

لے نام آرزو کا تو دل کو نکال لیں
مومن نہ ہوں جو ربط رکھیں بدعتی سے ہم

لیکن جب آرزو نے ندامت اور افسوس کا اظہار کیا تو آپ نے بھی اس کا جواب مروت سے دیا اور دونوں کی باہمی دوستی پھر سے قائم ہو گئی۔ اس موقع پر مومن خان نے یہ شعر پڑھا

ٹھانی تھی دل میں اب نہ ملیں گے کسی سے ہم
پر کیا کریں کہ ہو گئے ناچار جی سے ہم

غیور اور سیر چشم طبیعت

اللہ تعالیٰ نے مومن کو فراخی کے ساتھ ساتھ سیر چشمی اور قناعت بھی دی تھی۔ وہ باوقار اور خود دار طبیعت کے مالک تھے اور بے تحاشہ دولت کے پیچھے بھاگنے والے نہیں تھے "آب حیات" میں مولانا آزاد نے ان کا ایک عجیب قصہ لکھا ہے کہ مہاراجہ کپورتھلہ نے 350 روپے ماہوار پر انہیں اپنا مصاحب مقرر کیا اور ایک ہزار روپیہ زاد راہ کے طور پر بھیجا۔ باتوں باتوں میں مہاراجہ کے ایلچی سے مومن خان کو پتہ چل گیا کہ مہاراجہ کا درباری گویّا بھی اسی قدر مشاہرہ پاتا ہے۔ آپ کی عزت نفس نے اسے گوارا نہ کیا اور کہا کہ جہاں مراثیوں اور شاعروں کی تنخواہ برابر ہو میں وہاں جانا نہیں چاہتا۔

مومن کی خود داری اور نازک مزاجی کی جھلک ان کے کلام میں بھی نظر آتی ہے۔ دیکھے کس طمطراق سے کہتے ہیں۔

معشوق سے بھی ہم نے نبھائی تھی دوستی
واں لطف کم ہوا تو یہاں پیار کم ہوا

ایک اور شعر ملاحظہ ہو۔

آئے غزال چشم سدا میرے دام میں
صیاد ہی رہا میں گرفتار کم ہوا

جبہ سائی اور قصیدہ گوئی سے نفرت

حیرت ہے کہ اپنے دائیں بائیں قصیدہ گوئی کی بھرمار دیکھنے کے باوجود مومن خان مومن نے مال و زر اور خلعت و القاب کی خاطر اس کوچے کی طرف کبھی آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا۔ "کلیات مومن" میں کل نو قصیدے ملتے ہیں۔ سات قصیدے تو حمد و نعت و منقبت میں ہیں اور صرف دو قصیدے ایسے ہیں جو دوسری (ہمعصر) شخصیات کے متعلق لکھے گئے ہیں وہ بھی محض ان کے حسن سلوک اور قدر دانی کے جواب میں اظہار تشکر کے طور پر۔ کیونکہ مومن کی شرافت طبع کا یہ بھی تقاضا تھا:۔

ڈاکٹر مسیح الزماں صدر شعبہ اردو' فارسی و عربی بنارس یونیورسٹی (ہند) تحریر کرتے ہیں:۔

"ان کے قصیدوں کی یہ خصوصیت ہے کہ حصول زر کے لئے نہیں لکھے گئے ہیں بلکہ خراج عقیدت کے طور پر لکھے گئے ہیں۔ دوسری خصوصیت یہ ہے کہ انہوں نے (حضرت علی کرم اللہ وجہ کے علاوہ۔ ناقل) حضرت ابوبکرؓ' حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کی شان میں بھی ایک ایک قصیدہ لکھا ہے جس کی طرف اردو کلاسیکی شعراء میں سے کسی اور نے توجہ نہیں کی۔"

(مقدمہ "کلیات مومن" ص 4 مطبوعہ الہ آباد)

مذہب سے محبت وعقیدت

مومن خان کو شروع سے ہی مذہبی تعلیم ملی تھی۔ مومن خان اور ان کے والد کو حضرت شاہ ولی اللہ کے خانوادہ سے بڑی عقیدت تھی۔ جب حضرت کے بڑے صاحبزادے شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمتہ کا وصال ہوا تو مومن نے بڑا پر درد نوحہ لکھا۔

پہلا شعر ہے

انتخاب نسخہ دیں مولوی عبدالعزیز
بے عدیل و بے نظیر و بے مثال و بے مثل

اور آخری شعر کیسا بے مثال ہے جس کے دوسرے مصرع میں جناب شاہ کی تاریخ وفات بھی نکلتی ہے:۔

دست بیداد اجل سے بے سروپا ہو گئے
فقر و دیں فضل و ہنر' لطف و کرم علم و عمل

(تاریخ وفات 1239 ہجری)

مولانا آزاد ایک اور مرد حق کے ساتھ مومن خان کی ارادت مندی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"نوجوانی ہی میں مولانا سید احمد بریلوی کے مرید ہوئے کہ مولوی اسماعیل صاحب (حضرت شاہ ولی اللہ کے پوتے۔ ناقل) کے پیر تھے۔ خان صاحب ان کے عقائد کے بھی قائل رہے۔"

"(آب حیات)"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مومن خان نے حضرت سید احمد بریلوی کی تحریک احیائے دین سے متعلق ایک مثنوی "جہادیہ" بھی لکھی۔ چند اشعار ملاحظہ فرمایئے۔

جو داخل سپاہ خدا میں ہوا
فدا جی سے راہ خدا میں ہوا

حبیب حبیب خداوند ہے
خداوند اس سے رضا مند ہے

امام زمانہ کی یاری کرو
خدا کے لئے جاں نثاری کرو

یہ دعوت ہو مقبول درگاہ میں
مری جاں فدا ہو تری راہ میں

مومن خان کے عاشق رسولؐ اور چشم براہ مہدی مسعود ہونے کا اس سے بڑھ کر کیا ثبوت ہو گا کہ اپنے دیوان کی پہلی غزل (ردیف الف) میں یہ اشعار لائے ہیں:۔

مرا جوہر ہو سرتاپا صفائے مہر پیغمبرؐ
مرا حیرت زدہ دل آئینہ خانہ ہو سنت کا
زمانہ مہدیؑ موعود کا پایا اگر مومن
تو سب سے پہلے تو کہیو سلام پاک حضرتؑ کا

فنی کمال اور خود اعتمادی

پروفیسر ضیاء احمد کا کہنا ہے "غزل میں نازک خیالی، معاملہ بندی اور سوز و گداز میں مومن اپنے تمام معاصرین میں فائق ہیں۔"
(بحوالہ مقدمہ "کلیات مومن" از ڈاکٹر سید عبداللہ مطبوعہ لاہور)
اور مولانا آزاد "آب حیات" میں فرماتے ہیں:۔
"غزلوں میں ان کے خیالات نہایت نازک اور مضامین عالی ہیں اور استعارہ اور تشبیہ کے زور نے اور بھی اعلیٰ درجہ پر پہنچایا ہے۔"
اب مندرجہ ذیل اشعار ملاحظہ فرمایئے

آنکھ نہ لگنے سے سب احباب نے
آنکھ کے لگ جانے کا چرچا کیا

اور ایسا کوئی کیا بے سرو ساماں ہو گا
کہ مجھے زہر بھی دیجے گا تو احساں ہو گا

کیا سناتے ہو کہ ہے ہجر میں جینا مشکل
تم سے بے رحم پہ مرنے سے تو آساں ہو گا

لکھو سلام غیر کے خط میں غلام کو
بندے کا بس سلام ہے ایسے سلام کو

"حیات مومن" کے مصنف عرش گیاوی مومن کے فن کو یوں خراج تحسین پیش کرتے ہیں:۔
"اشعار ان کے، مضامین پیچیدہ اور نازک خیالیوں اور نازک ترکیبوں کے ساتھ درد و غم سے معمور ہیں۔"
یہ اشعار دیکھیئے

مٹی نہ دی مزار تلک آ کے اس پہ بھی
کہتے ہیں لوگ خاک میں اس نے ملا دیا

شام سے تا صبح مضطر صبح سے تا شام ہے
ایک عالم میں ہیں کیوں اے گردش ایام ہم

ناوک انداز جدھر دیدۂ جاناں ہوں گے
نیم بسمل کئی ہوں گے کئی بے جاں ہوں گے

تو کہاں جائے گی کچھ اپنا ٹھکانہ کر لے
ہم تو کل خواب عدم میں شب ہجراں ہوں گے

مومن خان اپنے فن کی انفرادیت اور فوقیت کے متعلق پوری خود اعتمادی رکھتے تھے۔ ڈاکٹر سید عبداللہ فرماتے ہیں:۔
"وہ ایک منفرد شخصیت رکھتے تھے اور انہیں اپنی شخصیت کو ممتاز رکھنے کا احساس بھی تھا۔ اس کا ثبوت ان کے وہ اشعار ہیں جن میں انہوں نے اپنی شاعری کی خود تعریف کی ہے۔"
(مقدمہ "کلیات مومن" مطبوعہ مجلس ترقی ادب لاہور)
چند اشعار دیکھئے

انصاف کے خواہاں ہیں نہیں طالب زر ہم
تحسین سخن فہم ہے مومن صلہ اپنا

ایسی غزل کہی ہے کہ جھکتا ہے سب کا سر
مومن نے اس زمین کو مسجد بنا دیا

"آب حیات" میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے الٰہی بخش کا سجع لکھا تھا۔

مجھ گناہ گار کو الٰہی بخش

آپ نے اسے کیسا خوبصورت بنا دیا

میں گناہ گار ہوں الٰہی بخش

"یادگار غالب" میں مولانا حالی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ غالب کی محفل میں کسی نے مومن کا یہ شعر پڑھا:۔

تم میرے پاس ہوتے ہو گویا
جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا

تو غالب نے بے اختیار کہا "کاش مومن خان میرا سارا دیوان لے لیتا اور صرف یہ شعر مجھ کو دے دیتا۔"
اس خوبصورت غزل کے چند اور اشعار پڑھیے

اثر اس کو ذرا نہیں ہوتا
رنج راحت فزا نہیں ہوتا

تم ہمارے کسی طرح نہ ہوئے
ورنہ دنیا میں کیا نہیں ہوتا

حال دل یار کو لکھوں کیوں کر
ہاتھ دل سے جدا نہیں ہوتا

چارۂ دل سوائے صبر نہیں
سو تمہارے سوا نہیں ہوتا

کیوں سنے عرض مضطرب مومن
صنم آخر خدا نہیں ہوتا

عظیم ادیب اور نقاد مولانا نیاز فتحپوری نے اپنے ممتاز مجلہ "نگار" (مومن نمبر) میں کلام مومن کے ساتھ اپنی شیفتگی و فریفتگی کا اظہار یوں بے لاگ و دلگداز الفاظ میں کیا ہے:۔
"اگر میرے سامنے اردو کے تمام شعرائے متقدمین کا کلام رکھ کر (بہ استثنائے میر) مجھ کو صرف ایک دیوان حاصل کرنے کی اجازت دی جائے تو میں بلا تامل کہہ دوں گا کہ مجھے "کلیات مومن" دے دو اور باقی سب اٹھا کے لے جاؤ۔"
لیجئے اب مومن کی ایک خوبصورت غزل کے چند اشعار ملاحظہ فرمایئے:۔

در بدر ناصیہ فرسائی سے کیا ہوتا ہے
وہی ہوتا ہے جو قسمت میں لکھا ہوتا ہے

شوق کم ملنے سے اندوہ فزا ہوتا ہے
ہائے پرہیز سے یہ درد سوا ہوتا ہے

دل دیا جس نے وہ ناکام رہا تا دم زیست
فی الحقیقت کہ برا کام برا ہوتا ہے

وا رہیں حشر تلک بہر دعا گو لب زخم
پر ترا حق نمک کوئی ادا ہوتا ہے

اے دل آجانے دے اس زلف مسلسل کا خیال
جان کر کوئی گرفتار بلا ہوتا ہے

ہو نہ بے تاب غم ہجر بتاں میں مومن
دیکھ دو دن میں بس اب فضل خدا ہوتا ہے

تخلص نبھانے میں

جدت و لطافت

مومن نے بڑے خوبصورت اور پر لطف مقطعے کہے ہیں۔ اس میں انہیں کمال حاصل تھا۔ ڈاکٹر مسیح الزماں لکھتے ہیں:۔
"کیونکہ ان کا تخلص مومن زہد و پرہیز گاری، پارسائی اور شرع کی پابندی کے ہم معنی ہے اور عشق بازی، شراب خوری، بت پرستی استعارے کے طور پر ہی سہی اس کی بالکل ضد ہے۔ ان دونوں کو اکٹھا کر کے مومن نے اپنے مقطعوں میں ایک خصوصیت پیدا کر لی ہے۔"
(کلیات مومن، مطبوعہ الہ آباد)
آیئے ان کے چند خوبصورت مقطعوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں:۔

دشمن مومن ہی رہے بت سدا
مجھ سے میرے نام نے یہ کیا کیا

ربط بتان دشمن دین اتہام ہے
ایسا گناہ حضرت مومن سے کب ہوا

مومن تم اور عشق بتاں اے پیرو مرشد خیر ہے
یہ ذکر اور منہ آپکا صاحب خدا کا نام لو

اللہ رے گمرہی بت و بتخانہ چھوڑ کر
مومن چلا ہے کعبے کو اک پارسا کے ساتھ

اے تپ ہجر دیکھ مومن ہیں
ہے حرام آگ کا عذاب ہمیں

مومن خان مومن 1852ء میں باون سال کی عمر میں بمقام دہلی وفات پا گئے۔ وفات سے کچھ عرصہ پہلے کوٹھے سے گر پڑے تھے۔ گرنے کی تاریخ خود کہی: دست و بازو بشکست۔ نجوم کے ماہر تو تھے ہی۔ اپنے متعلق کہا کہ پانچ دن، پانچ ماہ یا پانچ سال میں مرجاؤں گا۔ چنانچہ پانچ ماہ بعد وفات پا گئے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 3

55۔ فضول اور ضرر رساں کھیلوں میں وقت گزارنا یعنی شطرنج تاش وغیرہ
56۔ کھانے پینے میں اسراف
57۔ اولاد کی ناواجب محبت
58۔ بدظنی کی عادت یعنی دوسرے کے ہر فعل کی تہ میں کسی خراب نیت کی جستجو رکھنا۔
59۔ عزیزوں اور دوستوں کی موت پر ناجائز جزع فزع کرنا
60۔ شادیوں کے موقعہ پر اپنی طاقت سے بڑھ کر خرچ کرنا
61۔ قرضہ لینے میں ناواجب دلیری سے کام لینا اور چھوٹی چھوٹی ضرورت پر بلکہ غیر حقیقی ضروریات پر قرضہ لے لینا وغیرہ وغیرہ

یہ چند کمزوریاں جو بغیر کسی خاص ترتیب کے اوپر درج کی گئی ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک یا ایک سے زائد کمزوری مدنظر رکھ کر ان کے متعلق اس رمضان کے مہینہ میں اپنے دل میں عہد کیا جائے۔ کہ آئندہ خواہ کچھ ہو ہر حال میں ان سے کلی اجتناب کیا جائے گا۔ اور پھر اس عہد پر دوست ایسی پختگی اور ایسے عزم کے ساتھ قائم ہوں۔ کہ خدا کے فضل سے دنیا کی کوئی طاقت انہیں اس عزم سے ہلا نہ سکے۔
(الفضل 5 نومبر 1937ء)

☆......☆......☆......☆

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم مولانا محمد دین صاحب مربی سلسلہ تاحال فضل عمر ہسپتال میں ہی زیر علاج ہیں۔

احباب کی خدمت میں اس مخلص اور فدائی خادم سلسلہ کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

○ مکرم سلطان احمد خان صاحب کارکن دفتر صدر انجمن احمدیہ پسلی میں فریکچر کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

○ مکرم ملک وسیم احمد خلیل صاحب سیکرٹری تعلیم حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی کمر میں دس دن سے شدید درد ہے۔

○ مکرم مختار احمد صاحب وارث کالونی نزدیک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کو سانس کی تکلیف ہے۔ اور ہسپتال میں داخل ہیں۔

احباب جماعت سے ان سب کی جلد صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم راجہ محمد اشرف خان صاحب جنجوعہ سرگودھا کی بیٹی ڈاکٹر شیما ارم نے ایف سی بی ایس پارٹ ون میں کامیابی حاصل کی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے آئندہ بھی کامیابیاں عطا کرے آمین۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم رفیع الدین بٹ صاحب امیر جماعت امارت بدوملہی ضلع نارووال کی ہمشیرہ رفیعہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ اعجاز احمد صاحب جوہر ٹاؤن لاہور مورخہ 99-12-8 عمر 54 سال اچانک حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے شام پانچ بجے وفات پا گئی ہیں۔ مرحومہ نے اپنی یادگار میں ایک بیٹا اور دو بچیاں چھوڑی ہیں جو خدا کے فضل سے باحیات اور شادی شدہ ہیں۔

احباب سے مرحومہ کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

ولادت

○ مکرم مقبول احمد صاحب مبشر واہ کینٹ کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے 99-12-10 کو بیٹی سے نوازا ہے۔

نومولودہ مکرم مبشر احمد صاحب M.S.C (مرحوم) کی پوتی اور مکرم محمد برہان شاہد صاحب کی نواسی ہے۔

نومولودہ وقف نو کی تحریک میں شامل ہے۔ احباب جماعت سے بچی کی صحت اور درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم محمد خالد چغتائی صاحب گلشن رحمان لاہور کو 24۔ نومبر 1999ء پہلے فرزند سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت "فرید احمد" نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ والوں کا پوتا اور مکرم ظفر اقبال بھٹی صاحب آف علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کا نواسہ ہے۔

احباب سے نومولود کے نیک صالح اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

جزوقتی کاتب کی ضرورت

○ دفتر الفضل میں ایک جزوقتی کاتب کی ضرورت ہے خواہشمند حضرات اپنی درخواستیں صدر محلّہ کی تصدیق کے ساتھ دفتر الفضل میں پہنچائیں۔

(مینیجر الفضل)

☆☆☆☆☆☆

ضروری اعلان

○ مکرم محمد شریف صاحب (ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر) نمائندہ الفضل چندہ الفضل کی وصولی اور توسیع اشاعت الفضل کے لئے ضلع ملتان / لودھراں کے دورہ پر آرہے ہیں تمام احباب جماعت سے تعاون کی درخواست ہے۔

○ مکرم طاہر احمد صاحب گجراتی نمائندہ الفضل چندہ الفضل کی وصولی اور توسیع اشاعت الفضل کے لئے آزاد کشمیر کے اضلاع میرپور اور کوٹلی کے دورہ پر آرہے ہیں تمام احباب جماعت سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر الفضل)

☆☆☆☆☆☆

کفالت یتامیٰ کی مبارک تحریک

جو دوست یتامیٰ کی خبرگیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں ایسے احباب سے گذارش ہے کہ وہ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی ماہوار مقرر کرنا چاہیں اس کی اطلاع دفتر کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ کو دیکر اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" صدر انجمن ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔ ایک یتیم بچے کی کفالت کا اندازہ خرچ 500 روپے سے ایک ہزار روپے ماہوار ہے۔ اس وقت بفضل تعالیٰ 1200 یتامیٰ کمیٹی کی زیر کفالت ہیں۔

(سیکرٹری کمیٹی یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عالمی خبریں عالمی ذرائع ابلاغ سے

ایٹمی ری ایکٹر ٹائم بم بن گئے

سابق سوویت ریاستوں کے ایٹمی ری ایکٹر ٹائم بم بن گئے ہیں۔ فنی نقائص اور ملینیم بگ کی وجہ سے ہولناک تباہی کا خدشہ ہے۔ یوکرائن، آرمینیا اور لتھوانیا کے ایٹمی ری ایکٹر پرانے ہونے کے علاوہ فنی نقائص سے بھرپور ہیں۔ ملینیم بگ کے خطرے سے نمٹنے کے لئے ناکافی انتظامات کئے گئے ہیں۔ سابق سوویت ریاستیں اپنی بجلی کی تمام ضروریات انہی ری ایکٹروں سے پوری کرتی ہیں۔ ان ری ایکٹروں کو بند کرنے کا وعدہ بھی ان ریاستوں نے کر رکھا ہے لیکن فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے وہ ایسا کرنے سے انکاری ہیں۔

امریکی افواج کو انتہائی چوکس کر دیا گیا

امریکی محکمہ دفاع کے ترجمان بتایا ہے کہ ممکنہ دہشت گردی کے خطرہ کے پیش نظر امریکی افواج کو انتہائی چوکس کر دیا گیا ہے۔ ترجمان نے کہا کہ ہم کئی بار اپنی طاقت کا مظاہرہ کر چکے ہیں۔ دہشت گردی کی کسی بھی ممکنہ کارروائی سے بچنے کے لئے مناسب فوجی اقدامات کر رہے ہیں۔ واشنگٹن طالبان کو دہشت گردی کی صورت میں انتہائی واضح پیغام دے چکا ہے مشرق وسطیٰ میں امریکہ کے خلاف دہشت گردی کے سلسلے میں پکڑے جانے والوں کا تعلق اسامہ بن لادن سے ہے۔

غریب ممالک کے خلاف سخت پالیسی

امریکہ نے کہا ہے کہ آئی ایم ایف غریب ملکوں کو قرضوں کی فراہمی کے لئے سخت پالیسی اپنائے ادارے کو مالیاتی بحران سے بچانے کے لئے ایسا کرنا ضروری ہے۔ ان ممالک کو قرضہ نہ دیا جائے جو پرائیویٹ طور پر قرضہ حاصل کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ صرف چھوٹی مدت کے قرضے فراہم کئے جائیں۔

زمبابوے میں توانائی کا بحران

افریقی ملک زمبابوے میں غیر ملکی امداد کی بندش سے توانائی کا بحران پیدا ہو گیا ہے سٹیٹ آئل کمپنی کرپشن کے باعث 50 کروڑ ڈالر کی مقروض ہو گئی۔ تیل کے باقی ماندہ ذخائر 20 دن چلیں گے۔ آئی ایم ایف نے اقساط روک لی ہیں۔

آسٹریلیا میں سمندری طوفان

آسٹریلیا میں 190 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے شدید طوفان آیا۔ ملک کے شمال مغربی ساحلی علاقے شدید متاثر ہوئے۔ درخت جڑوں سے اکھڑ گئے۔ عمارتوں کو بھی نقصان پہنچا۔

ایودھیا میں ہندو مسلم فسادات کا خدشہ

بابری مسجد کے تنازعے پر ایودھیا میں ہندو مسلم فسادات کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ فوج کو چوکس کر دیا گیا ہے۔ کشیدگی اس وقت شروع ہوئی جب وزیر اعلیٰ نے رام مندر بنانے کا اعلان کیا۔

مریخ پر جانے کی کوشش

امریکہ کے بعد برطانیہ بھی مریخ پر جانے کی کوشش کرے گا۔ برطانیہ میں ماہرین ادویات، ارضیات، بیالوجسٹ اور طبیعات کی نئی کھیپ تیار کرنے کے لئے کروڑوں پونڈ مختص کر دیئے گئے ہیں۔ نظام شمسی کے طیاروں اور ان کے چاندوں پر تحقیق کی جائے گی۔ 2003ء میں بیگل 2۔ مریخ پر اتارا جائے گا۔

نیٹو پریشان ہو گیا

امریکی میزائیل شکن نظام اور یورپی فوجی اتحاد کے نتیجے میں نصف صدی سے یورپ میں امن کا ٹھیکیدار نیٹو پریشان ہو گیا ہے۔ یورپی یونین نے ہیلسنکی کانفرنس میں 60 ہزار فوجیوں پر مشتمل فورس بنانے کی منظوری دے دی جو 2003ء تک بنائی جائے گی۔ اس فوج کو مضبوط بحریہ اور فضائیہ کی مدد بھی حاصل ہو گی۔ امریکہ اپنے دشمن ممالک کی طرف سے بیلسٹک میزائیلوں کے حملے کے پیش نظر میزائیل ڈیفنس سسٹم بنائے گا۔ نیٹو کو یہ تشویش ہے کہ یہ دونوں سسٹم قائم ہو جانے کے بعد یورپ میں اس کا اثر رسوخ کم ہو جائے گا۔ نیٹو ممالک کے وزرائے خارجہ کے اجلاس میں ان دونوں معاملات پر تفصیلی غور و خوض کیا گیا۔

روسی فوج گروزنی کی دہلیز پر

روسیوں نے گروزنی پر حملہ کیا تو جانبازوں نے 6 حملے پسپا کر دیئے۔ شہر پر شدید گولہ باری ہو رہی ہے آگ اور دھوئیں کے بادل اٹھ رہے ہیں۔ چیچنیا کے صدر مسخادوف نے مذاکرات کی پیشکش کر دی ہے۔ روس نے مذاکرات میں یورپی سلامتی کونسل کے سربراہ اور ناروے کے وزیر خارجہ کی موجودگی کی شرط لگا دی ہے۔

ایڈز بھارت کے لئے شدید خطرہ

موذی بیماری ایڈز بھارت کے سماجی اور اقتصادی ڈھانچے کے لئے شدید خطرہ بن گئی ہے بھارت کے 5 کروڑ سے زائد افراد ایڈز کے مریض ہیں۔ یہ مرض بھارت میں وبائی شکل اختیار کر چکا ہے۔ ایڈز لوگوں کی تباہی کا سبب بن رہی ہے۔ بھارت کو کارگل کی جنگ سے زیادہ نقصان ہونے کا خطرہ ہے۔ روک تھام نہ کی گئی تو بھارت دوسرا افریقہ اور زمبابوے بن سکتا ہے۔

سوڈانی وزیر خارجہ مستعفی

سوڈان کے وزیر خارجہ نے صدر عمر البشیر پر آمرانہ کارروائیوں کا الزام لگاتے ہوئے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ ڈاکٹر مصطفیٰ عثمان اسماعیل نے پارلیمنٹ توڑنے اور ایمرجنسی کے نفاذ کے خلاف احتجاج کے طور پر استعفیٰ دیا ہے۔

50 پناہ گزین ہلاک

کابل کی وادی پنج شیر میں پناہ لینے والوں میں سے پچاس افراد غذائی قلت اور مختلف بیماریوں کی وجہ سے ہلاک ہو گئے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 16- دسمبر- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 9 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 21 سنٹی گریڈ
جمعہ 17- دسمبر غروب آفتاب- 5-9
ہفتہ 18- دسمبر طلوع فجر- 5-33
ہفتہ 18- دسمبر طلوع آفتاب 7-00

جنرل پرویز مشرف کا قوم سے خطاب

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے ریڈیو ٹی وی پر قوم سے خطاب کرتے ہوئے ملکی معیشت کے حوالے سے اہم اعلانات کئے- انہوں نے کہا کہ دفاعی اخراجات میں 7- ارب کی کمی کی جارہی ہے- جنرل سیلز ٹیکس کا مکمل نفاذ کیا جائے گا- زرعی آمدنی پر ٹیکس لگے گا- گریڈ ایک تا 16 کے ملازمین کے لئے 100 روپے ریلیف دیا گیا غرباء اور دیہی علاقوں کے لئے 15 سے 20- ارب روپے سالانہ مختص کردئے گئے- بے زمین کاشتکاروں میں سرکاری زمین تقسیم کی جائے گی اور خصوصی قرضہ پیکیج کا اعلان بھی کیا گیا ہے- قومی بچت سکیموں کی آمد پر 10 فیصد ودہولڈ ٹیکس ختم کردیا گیا- اولڈ ایج پنشن 425 سے بڑھاکر 630 روپے کردی گئی- وفات کی صورت میں معاوضہ 50 سے بڑھاکر 75 ہزار کردیا گیا-

مائیکرو کریڈٹ بینک

جنرل مشرف نے اعلان کیا کہ مائیکرو کریڈ بینک بنایا جائے گا جس سے این جی اوز اور افراد کو چھوٹے منصوبوں کے لئے فنڈز دیئے جائیں گے- ٹیکس چوروں کے لئے بھی رعایت کا اعلان کیا گیا ہے- ٹیکس چور چھوٹ سکیم کے تحت بغیر اعلان شدہ اثاثوں پر 31- مارچ 2000ء تک 10 فیصد ٹیکس ادا کرکے چھوٹ حاصل کرسکتے ہیں- جنرل مشرف نے کہا کہ چھوٹی اور اوسط انڈسٹریوں کو خصوصی ترجیح دی جائے گی- کارپوریٹ اور انڈسٹریل ری سٹرکچرنگ کارپویشن بنادی گئی ہے جو بیمار صنعتی یونٹوں کی بحالی کے لئے تجاویز پیش کرے گی- غریبوں کے لئے فوڈ سٹیمپ سکیم جاری رہے گی- زکوۃ اور عشر کا نظام بہتر بنانے کے لئے کمیٹی قائم کردی گئی- دفاعی بجٹ سے 7- روپے غریب علاقوں کی ترقی پر خرچ ہوں گے- انٹرنیٹ کو وسعت دینے اور پی ٹی سی کے ٹیرف میں کمی کا اعلان کیا گیا-

کڑوی گولیاں نگلنا پڑیں گی

جنرل پرویز مشرف نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہم کو مشکل فیصلے کرنے ہوں گے- کڑوی گولیاں نگلنا ہوں گی- سبز باغ نہیں دکھانا چاہتا مستقبل کی خاطر آج کی قربانی کے لئے خود کو تیار کرنا ہوگا- یہ وقت ریلیف دیکھنے کا نہیں حوصلہ دکھانے کا ہے-

نواز اور شہباز کی لاہور آمد اور واپسی

سابق وزیراعظم نواز شریف کی خوش دامن بیگم رضیہ حفیظ کی وفات کی اطلاع ملنے پر وکلائے صفائی کی درخواست پر نواز شریف اور شہباز شریف کو چند گھنٹوں کے لئے لاہور لایا گیا ان کو رات ہی کو واپس کراچی پہنچادیا گیا- ان کے وکلاء کی طرف سے سات روز کے لئے پیرول پر رہائی کی درخواست کی گئی تھی جو قبول نہیں کی گئی- تاہم نواز شریف اور شہباز شریف تاخیر سے آنے کی وجہ جنازہ میں شریک نہ ہوسکے-

دس ایس پی تبدیل چار کا تعلق لاہور سے

حکومت پنجاب نے دس ایس پی صاحبان کو تبدیل کر دیا ہے- ان میں 4 کا تعلق لاہور سے تھا-

اسحاق بلا کی قبر کشائی

حساس اداروں کے اہلکاروں کی موجودگی میں 100 بچوں کے قاتل جاوید اقبال کے ساتھی اسحاق بلا کی قبر کشائی کی گئی- فوٹو گرافروں کے کیمروں سے ریلیں نکلوادی گئیں اخبار نویسوں کو وہاں سے ہٹا دیا گیا- سی ایم ایچ کے ڈاکٹروں کی ٹیم بھی موجود تھی- یاد رہے کہ اسحاق بلا لاہور کی پولیس کی حراست میں آٹھ دن قبل مرگیا تھا-

چوہدری نثار نظر بند ہیں

سابق وفاقی وزیر چوہدری نثار علی خان بدستور اپنی رہائش گاہ پر نظر بند ہیں- انہیں حکومت نے باضابطہ گرفتار کرکے کسی نامعلوم مقام پر منتقل نہیں کیا- سرکاری ذرائع نے ان کے زیر حراست ہونے کی تصدیق کردی ہے-

شہباز شریف کے خلاف ایک اور ریفرنس

کانوں کے ٹھیکوں میں اربوں روپے کی بے ضابطگیوں پر شہباز شریف کے خلاف ایک اور ریفرنس تیار کرکے احتساب بیورو کے حوالے کردیا گیا ہے-

احتساب عدالتوں کا قیام

سرگودھا اور گوجرانوالہ میں احتساب عدالتیں بن گئی ہیں- دو سیشن ججوں کا تقرر کردیا گیا ہے- لاہور میں بھی دو احتساب عدالتوں نے کام شروع کردیا ہے-

میں یا آصف بدعنوان نہیں

سابق وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ میں یا آصف زرداری بدعنوان نہیں- ہمیں کنگرو انصاف ملا ہے کبھی رشوت نہیں لی- میری حقیقی غلطی کرپشن اور ماورائے عدالت ہلاکتوں سے نبٹنے میں ناکامی ہے- سیف الرحمان نے جو دستاویزات پیش کیں ایسی دستاویزات کمپیوٹر کی مدد سے پانچ منٹ میں تیار کر سکتی ہوں- جنرل مشرف کو وقت دیا جائے-

حویلی لکھا میں امیر ضلع کے مکان اور کلینک پر حملہ

حویلی لکھا میں ایک مشتعل ہجوم نے جماعت احمدیہ کے امیر ضلع مکرم ڈاکٹر نواز احمد صاحب کے گھر اور کلینک کو آگ لگادی- پولیس نے کئی گھنٹے کی جدوجہد کے بعد حالات پر قابو پایا- روزنامہ جنگ نے لکھا ہے کہ ان کا پڑوسی منیر احمد ڈاکٹر نواز کے گھر کا خالی پلاٹ خریدنے کا خواہشمند تھا مگر ڈاکٹر صاحب نے اس پراپرٹی کے لئے دیوار کی تعمیر شروع کردی- منیر احمد نے شہر میں پمفلٹ تقسیم کئے اور لوگوں کو اکسایا کہ ڈاکٹر نواز اس پر قادیانیوں کا تبلیغی سنٹر اور عبادت گاہ تعمیر کر رہا ہے- روزنامہ خبریں نے لکھا ہے کہ "اس پر مسلمانوں کے جذبات بھڑک اٹھے- یہ اطلاع دیکھتے ہی جنگل کی آگ کی طرح پورے علاقے میں پھیل گئی- ہزاروں لوگ کام کاج چھوڑ کر کدالیں اٹھائے پکی گلی کی طرف بھاگ پڑے اور نعروں کی گونج میں زیر تعمیر قادیانیوں کی عبادت گاہ کو مسمار کرنے کے علاوہ قادیانی نواز لاہوری کے گھر کو آگ لگادی جس سے لاکھوں کا سامان جل کر راکھ ہوگیا-"

بڑے نادہندگان حطار میں روپوش

بڑے نادہندگان حطار انڈسٹریل سٹیٹ میں روپوش ہیں- قرضوں کی واپسی احتساب بیورو کے لئے چیلنج بن گئی ہے- عام لوگوں میں تاثر پایا جاتا ہے کہ مہم فلاپ ہو گئی- متعدد کارخانے داروں نے اپنا کاروبار بھی بند کررکھا ہے-

تین وزراء کے خلاف جلوس

سابق وفاقی وزیر شیخ رشید کے خلاف ان کی بیوی ہونے کا دعویٰ کرنے والی شہناز نے اور سابق وفاقی وزیراعظم ہوتی کی بیوی ہونے کا دعویٰ کرنے والی زیبا نے جلوس نکالا- ایک نقاب پوش لڑکی نے الزام لگایا کہ سابق وفاقی وزیر چوہدری نثار نے اس کے ساتھ زیادتی کی-

دو عدد موٹر سائیکل برائے فروخت

یاماہا 82ء ماڈل - کاواساکی 86ء ماڈل
رابطہ کیلئے فون 211618
اسامہ اظہر - کوارٹر 156
صدر انجمن احمدیہ ربوہ

ربوہ میں ایک منفرد فاسٹ فوڈ
صاف ستھرا ماحول کشادہ ہال
داؤد سنیک بار
کافی' سینڈوچ' برگر' چپس' کباب قیمہ بھرے سموسے' بوتل' سپیشل قہوہ' سپیشل چائے' چائے پارٹیز شادی و تقریبات کیلئے آرڈر بک کیا جاتا ہے-
فون نمبر 212003 دارالصدر غربی ربوہ

سیل - سیل
مخصوص ریڈی میڈ ملبوسات پر
سیل شروع ہو چکی ہے--
شہزاد گارمینٹس
محسن بازار ربوہ - فون 212039

سیل - سیل - سیل
ریٹ آپ کی سوچ سے بھی کم
ہمارے ہاں نت نئے ڈیزائنوں میں برقعوں' کوٹ برقعوں' اصل لیڈیز کوٹ اور لیڈیز سوٹ تیار دستیاب ہیں نیز لیڈیز کوٹ اور برقعوں اور مردانہ سوٹ تھری پیس ڈبل برسٹ کا کپڑا اور سلائی کا بھی انتظام ہے-
"نام ہی کافی ہے"
ایم اشرف ریڈی میڈ گارمنٹس اینڈ کلاتھ ہاؤس
گولبازار ربوہ - فون 211365

اوقات کار کیوریٹو کلینک
رمضان المبارک میں کیوریٹو کلینک گولبازار' اور کیوریٹو انٹرنیشنل کلینک دارالصدر شمالی ربوہ
8:30 تا 3:30 کھلے رہیں گے- فون گولبازار کلینک 771 ' دارالصدر شمالی کلینک 419
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ پاکستان

خوشخبری
وول- کاٹن- سلک- لیڈیز اینڈ جینٹس ورائٹی-
ہمارے شوروم پر پردہ کلاتھ کی سیل لگ چکی ہے-
پردوں کی سلائی بالکل مفت نیز اولمپیا کارپٹ-
سینٹر پیس اور قالین بھی دستیاب ہیں-
اب آپ فیصل آباد ریٹ پر ہول سیل کپڑا بھی خرید سکتے ہیں-
ناصر نایاب
کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 - ربوہ فون 434

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61